مقصد قرآن ـــــ فرضیت رمضان

تحریر: محمد داؤد سلیم

قرآن اور رمضان کا آپس میں گہرا تعلق ہے گویا کہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ جس طرح جسم اور روح ہیں۔ اس مضمون میں قرآن اور رمضان کا تعلق اور ان دونوں کے یکساں اوامر و نواہی کا ذکر کیا جائے گا۔

فرمان الٰہی ہے۔ انا انزلنہ فی لیلۃ القدر (سورۃ القدر)

ہم نے اس کو عزت والی رات میں نازل کیا اور دوسرے مقام پر فرمایا انا انزلنہ فی لیلتہ مبارکۃ (الدخان: ۳)

ہم نے اسے بابرکت رات میں نازل فرمایا۔اور یہ بھی قرآن سے ثابت ہے کہ یہ رات رمضان المبارک کے مہینے میں ہے جیسے فرمایا:

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن (سورۃ بقرہ ۱۷۵)

ماہ رمضان وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا۔

حدیث مبارکہ میں بھی آتا ہے کہ لیلۃ قدر جس میں قرآن نازل ہوا وہ رمضان المبارک میں ہے۔ جیسے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

تحروا لیلۃ القدر فی الوتر من العشر الاواخر من رمضان (بخاری)

شب قدر کو رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

اور دوسری حدیث میں ہے:

عن ابن عمر قال سئل رسول اللہ ﷺ عن لیلۃ القدر ھی فی کل رمضان (ابوداؤد)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شب قدر

کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا وہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

مذکورہ بالا قرآنی آیات سے ثابت ہوا کہ قرآن لیلۃ القدر میں نازل ہوا اور لیلۃ القدر ماہ رمضان میں ہوتی ہے۔ اس بات سے قرآن اور رمضان کے تعلق کا بخوبی اندزاہ ہوتا ہے کہ ان دونوں کا آپس میں کتنا گہرا ربط ہے۔

ان دونوں کے تعلق کو بیان کرنے کے بعد اب ایسے اوامر و نواہی کا ذکر کیا جائے گا جو دونوں میں یکساں طور پر پائے جاتے ہیں۔

۱۔ ایمانداری

قرآن مجید میں آتا ہے:

یایھا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقرۃ ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے اگلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کا حکم ایمان والوں کو دیا ہے۔ جیسے کہ قرآن میں یہاں بھی یایھاالذین آمنوا کے الفاظ آئے ہیں۔ اور وہاں اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو کسی نہ کسی کام کا حکم دیا ہے۔ مثلاً:

یایھاالذین آمنوا اذا نودی للصلاۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللّٰہ و ذروا البیع ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون (الجمعۃ: ۹)

اے ایمان والو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی آ جایا کرو اور خرید و فروخت چھوڑ دو یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے۔ اگر تم جانتے ہو۔

حدیث میں آتا ہے:

من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ (بخاری)

جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کی حالت میں حصول ثواب کی نیت

سے روزے رکھے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔
مذکورہ آیت و حدیث سے ثابت ہوا کہ روزوں کا حکم اور اس کے رکھنے کا فائدہ صرف ایمانداروں کو ہوگا۔
اور قرآن کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا:
لقد کان فی قصصهم عبرة لاولی الالباب ما کان حدیثا یفتری و لکن تصدیق الذی بین یدیه و تفصیل کل شی و هدی و رحمة لقوم یومنون (یوسف: ۱۱۱)
جو لوگ عقل والے ہیں انکو بے شک ان لوگوں کے قصوں سے عبرت ہوتی ہے قرآن کوئی گھڑی (بناوٹی) ہوئی چیز نہیں ہے بلکہ قرآن اگلی کتابوں کو سچا کرنے والا اور ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والا ہے اور ایمان داروں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔

۲۔ تقوی

یہ بھی ایک ایسی خوبی ہے جو قرآن اور رمضان سے مساوی طور پر ثابت ہوتی ہے قرآن کے متعلق ارشاد ربانی ہے:
الم ○ ذلک الکتاب لا ریب فیه هدی للمتقین (البقرة ۲۱)
اس کتاب میں کوئی شک نہیں جس میں متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔
دوسرے مقام پر فرمایا:
و لقد انزلنا الیکم ایات مبینات و مثلا من الذین خلوا من قبلکم و موعظة للمتقین (النور: ۳۴)
مسلمانو! ہم تو تمہیں کھلی کھلی آیتیں اور جو لوگ تم سے پہلے گزر گئے ان کے حال اور پرہیز گاروں کے لئے نصیحت (کی باتیں) بھیج چکے ہیں۔
روزے کے متعلق ارشاد ربانی ہے:
یاایها الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من

قبلکم لعلکم تتقون (بقرہ: ۱۸۳)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے شاید کہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔

۳۔ قیام

یوں تو قرآن میں قیام کی بے حد تاکید آئی ہے جو کہ نماز کے بارے میں ہے اور حقیقت میں قرآن کی قراءت نماز میں قیام کی حالت میں ہی ہوتی ہے۔ اور خود نبی کریم ﷺ نے نماز کی حالت میں قرآن کی تلاوت کو بغیر نماز کے افضل قرار دیا جیسے کہ آپ نے فرمایا:

قراۃ القرآن فی الصلاۃ افضل من قراۃ القرآن فی غیر الصلاۃ (مشکوۃ)

نماز میں قرآن مجید کا پڑھنا بہتر ہے بہ نسبت غیر نماز کے پڑھنے سے۔

اور رمضان کے قیام کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من قام رمضان ایمانا و احتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (بخاری)

جس شخص نے رمضان کا قیام ایمان اور اخلاص کے ساتھ کیا اس کے پہلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

دوسری حدیث میں ہے:

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ فرض علیکم صیام رمضان و سننت لکم قیامہ فمن صامہ و قامہ ایمانا و احتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ (نسائی)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے اس کا قیام (رات کے نوافل) سنت قرار دیا ہے۔ پس جو کوئی بھی بحالت ایمان اور ثواب کی امید کرتے ہوئے اس کا روزہ رکھے گا اور قیام کرے گا وہ اپنے گناہوں سے اس

طرح پاک ہو جائے گا جیسے اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔

۴۔ ثواب

نبی کریم ﷺ نے قرآن کریم کے ایک حرف کے عوض دس نیکیوں کا ذکر فرمایا ہے۔ مگر ایک روایت میں آتا ہے کہ قرآن کریم کے پڑھنے والے کے لئے بڑے بڑے درجات ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یقال لصاحب القرآن اقرء و ارق و رتل کما کنت ترتل فی الدنیا فان منزلک عند اخر ایة تقرابھا (ترمذی)

قرآن مجید پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ تم قرآن پڑھتے جاؤ اور اونچے درجات پر چڑھتے جاؤ اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ جیسا کہ دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ تمہارا جنت میں آخری درجہ وہ ہوگا جہاں تم پڑھتے پڑھتے ٹھہر جاؤ گے۔

جیسے صاحب قرآن کے لئے بلند درجات ہیں ایسے ہی روزے دار کو ثواب بھی لامتناہی عطا ہوگا۔

ان النبی ﷺ قال یقول اللہ تعالی کل عمل ابن آدم له الحسنة بعشر امثالھا الی سبع مائة ضعف الا الصیام فانه لی و انا اجزی به انه ترک شھوته و طعامه و شرابه من اجلی (بخاری)

بے شک نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں ابن آدم کے ہر نیک کام پر دس سے سات سو گنا تک ثواب ملتا ہے سوائے روزہ کے وہ تو میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں ہی عطا کروں گا۔ (ابن آدم) نے اپنی شہوت' کھانا اور پینا میرے لئے چھوڑ دیا ہے۔

۵۔ ہر جائز خواہش کی تکمیل

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یقول الرب تبارک و تعالیٰ من شغله القرآن عن مسئلتی اعطیته

افضل ما اعطی السائلین (ترمذی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص قرآن پاک میں مشغولیت کے سبب مجھ سے سوال نہ کر سکا میں اس کو سوال کرنے والوں سے بہتر عطا کروں گا۔

انسان اللہ تعالیٰ سے اپنی ہر جائز خواہش کی درخواست کرتا ہے تو بسا اوقات وہ دعا قبول ہوتی ہے اور کبھی نہیں مگر قرآن کے قاری نے جس خواہش کا اظہار کرنا تھا مگر وہ نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اور اعلیٰ چیز عطا فرماتے ہیں۔

اس طرح روزے کے متعلق سمجھ لیں کہ انسان کی یہی خواہش ہوتی ہے کہ وہ دنیا میں عزت کی زندگی گزار کر' عذاب جہنم سے بچ کر جنت میں داخل ہو سکے تو روزے دار کے بارے میں اس چیز کا ذکر خود نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

من صام یوما ابتغاء وجه الله باعده الله من جهنم (بیهقی)

جو شخص اللہ کی رضا کے لئے ایک دن کا روزہ رکھے گا تو اللہ اس کو جہنم سے دور رکھے گا۔

دوسری حدیث میں ہے:

من صام یوما ابتغاء وجه الله ختم له به دخل الجنة (مسند احمد)

جو اللہ کی خوشنودی کے لئے ایک دن کا روزہ رکھے گا اور اس حالت میں موت آجائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

اسی طرح رمضان کی آمد پر حضور اکرم ﷺ جو خطبہ ارشاد فرماتے تھے اس میں آتا ہے:

وهو الشهر الصبر و الصبر ثوابه الجنة (بیهقی)

یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔

۶۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

قرآن کریم نے مختلف مقامات پر نیکی کا حکم اور برائی سے رکنے کی تاکید

فرمائی ہے۔ جیسے ارشاد ربانی ہے:

و لتکن منکم امة یدعون الی الخیر و یامرون بالمعروف و ینهون عن المنکر و اولئک هم المفلحون (آل عمران: ۱۰۴)

تم میں سے ایک ایسی جماعت ہونا چاہیے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی رہے اور نیک کاموں کا حکم کرتی رہے اور بری باتوں سے منع کرتی رہے۔ اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔

دوسرے مقام پر فرمایا:

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و تومنون بالله (آل عمران: ۱۱۰)

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ تم نیک باتوں کا حکم کرتے ہو اور بری باتوں سے روکتے ہو۔ اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اسی طرح رمضان کی آمد پر انسان کے لئے نیکی کرنے کے مواقع اور بھی آسان کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ غیبی طور پر انسان کو نیکی کی دعوت اور برائی سے اجتناب کا حکم بھی ہوتا ہے۔ جیسے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔

لما کان اول لیلة من شهر رمضان صفدت الشیاطین و مردة الجن و غلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب و فتحت ابواب الجنة فلم یغلق منها باب و ینادی مناد یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر (مستدرک حاکم)

جب رمضان المبارک کی اول رات ہوتی ہے تو بڑے بڑے سرکش جن اور شیطان قید کئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ پھر ان میں سے کوئی دروازہ کھلتا نہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور اللہ کی طرف سے پکارنے والا پکارتا ہے اے بھلائی کے تلاش کرنے والے! آگے بڑھ (یعنی اب وقت ہے جو کچھ کرنا

ہے کر لے) اور اے گناہ کرنے والے ! اب پیچھے ہٹ جا (یعنی اس خیرو برکت کے وقت کی شرم کر) گناہوں سے باز آ جا۔

۷۔ سفارشی

قیامت کے دن جب انسان بے بسی ' بے چارگی کے عالم میں ہوگا تو جس طرح قرآن اس کا سفارشی بن کر اسے خدا کے عذاب سے بچائے گا اسی طرح روزہ بھی اس کا سفارشی بنے گا۔ جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الصیام والقرآن یشفعان للعبد یوم القیامۃ یقول الصیام ای رب منعته الطعام والشهوة فشفعنی فیه و یقول القرآن منعته النوم باللیل فشفعنی قال فیشفعان (مسند احمد)

روزہ اور قرآن مجید دونوں بندے کی لئے قیامت کے دن سفارش کریں گے روزہ کہے گا الہٰی ! روزہ دار کو میں نے کھانے پینے اور خواہش سے روکا تھا تو میری سفارش اس کے بارے میں قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا پروردگار ! میں نے اس کو رات میں نیند سے روک دیا تھا (یہ رات کو کلام پاک پڑھتا رہتا تھا) تو اس کو بخش دے۔ ان دونوں کی سفارش منظور ہوگی۔

اب ایسے احکامات جن سے قرآن مجید نے بچنے کا حکم دیا ہے اور روزے کی حالت میں تو خصوصیت سے ان سے بچنے کی تاکید کی ہے ورنہ روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہوگا۔

۱۔ جھوٹ :۔

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے

فاجتنبوا قول الزور

جھوٹی بات سے بچو

اور جھوت کے متعلق فرمایا

ان اللّٰہ لا یھدی من ھو کاذب کفار (زمر: ا)
بے شک اللہ تعالی اس کو راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے احسان نہیں مانتا
رمضان کے متعلق جھوٹ کی ممانعت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

من لم یدع قول الزور والعمل به والجهل فلیس للّٰہ حاجة فی ان یدع طعامه وشرابه (بخاری)

جس کسی نے جھوٹی بات اس پر عمل اور جہالت و نادانی ترک نہ کی اس کے کھانا پینا ترک کرنے کی اللہ کو کوئی ضرورت نہیں۔

۲۔ فحش گوئی:۔

شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ کسی کو گالی کا جواب گالی سے نہ دیا جائے اور فحش کلامی سے اجتناب کیا جائے اللہ تعالی نے مومنین کے اوصاف میں بیان فرمایا ہے

وعباد الرحمن الذین یمشون علی الا رض ھونا و اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاما (الفرقان ۶۳)

رحمان کے سچے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے
دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے

و اذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ
مومن لوگ بیہودہ باتیں سن کر منہ پھیر لیتے ہیں۔

یہی منشا رمضان اور روزہ کا ہے کہ انسان فحش گوئی سے پرہیز کرے
چنانچہ ارشاد رسول ﷺ ہے:

الصیام جنة فاذا كان یوم صوم احد كم فلا یرفث ولا یسخب فان امرو سابه احد او قاتله فلیقل انی امرو صائم۔ (بخاری)

روزے ڈھال ہیں جب تم میں کسی کے روزے کا دن ہو تو فحش گوئی اور

شور نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ یا جھگڑا کرے تو (جواب کی بجائے) کہے کہ میں روزے سے ہوں

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔

لیس الصیام عن الطعام والشراب وانما الصیام عن اللغو والرفث

کھانے پینے سے باز رہنے کا نام روزہ نہیں ہے روزہ تو بیہودہ اور لغو کلام سے رکنے کا نام ہے

۳۔ غیبت

قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے:

یایھاالذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم و لا تجسسوا ولا یغتب بعنکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا فکرھتموہ واتقوا اللہ ان اللہ تواب رحیم (سورہ حجرات ۱۲)

اے ایمان والو! بہت شک کرنے سے بچتے رہو کیونکہ بعض شک گناہ میں داخل ہیں اور ایک دوسرے کی ٹٹول میں نہ رہا کرو اور تم میں سے ایک دوسرے کی پیٹھ پیچھے اس کو برا نہ کہے بھلا تم میں سے کوئی (اس بات کو) گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے تو تم اسے ناپسند کرو اللہ سے ڈرو بے شک اللہ تعالی توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے

غیبت ایک برا فعل ہے جس کی قرآن میں ممانعت آتی ہے اور رمضان میں تو بالاولی برائی سے بچنے اور نیکی کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے

۴۔ نگاہ کی حفاظت

قرآن مجید میں مومن مردوں کے متعلق ارشاد ربانی ہے:

یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون (النور: ۳۰)

اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں خدا ان سے باخبر ہے

اور مومن عورتوں کے متعلق ارشاد ربانی ہے

یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن (سورہ النور: ۳۱)

اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں

قال جابر بن عبد اللّٰہ الانصاری رضی اللہ عنہ اذا صمت فلیصم سمعک وبصرک ولسانک عن الکذب والمحارم ودع اذی الجار ولیکن علیک وقار و سکینۃ ولا تجعل یوم صومک ویوم فطرک سواء

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تو روزہ رکھے تو چاہیے کہ تیرا کان' تیری آنکھ' تیری زبان جھوٹ اور حرام کردہ امور سے روزہ رکھے اور تو پڑوسی کو ایذا رسانی سے رک جائے تجھ پر وقار و سکون ہونا چاہیے' روزے والا اور بغیر روزہ کا دان برابر نہیں ہونا چاہیے

اسی طرح وہ تمام امور جن سے قرآن مجید نے بچنے کا حکم دیا ہے۔ روزہ بھی ان سے اجتناب کی تاکید کرتا ہے۔ بصورت دیگر روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یوں قرآن اور رمضان کا ایک گہرا تعلق ہے۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ فرضیت رمضان مقصد قرآن میں مضمر ہے۔

تصحیح

گزشتہ شمارہ میں غلطی سے دسمبر ۹۶ کی بجائے نومبر ۹۶ طبع ہو گیا ہے' قارئین کرام سے التماس ہے کہ تصحیح فرمالیں۔ ادارہ اس پر معذرت خواہ ہے۔